السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک امام صاحب نے وعظ میں بیان کیا کہ اگر کوئی شخص بوقت سحری خاص طور پر نیت نہ کرے، اور یہ زبان سے نہ کہے کہ اے خدا میں کل روزہ رکھوں گا۔ تو اس شخص کا روزہ رہ گزدرجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گا۔ اکثر لوگوں کو اعتراض ہے کہ خدا تو نیت کو دیکھتا ہے، پھیر زبان سے کہنے کی کیا ضرورت ہے، دریافت کرنے پر فرمایا کہ فتح الباری میں موجود ہے، مگر یہ کتب یہاں موجود نہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زبان سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ نیت دل سے ہوتی ہے فتح الباری میں اس نے یہ حدیث سنی یا دیکھی ہوگی: ((من لم یبت الصلوة)) ''غالباً ہو کاتب ہے۔ صحیح الصیام ہوگا۔ (راز) '' ((فلا صیام لہ)) ''یعنی جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے، یعنی اس کو خیال نہ ہو کہ میں کل روزہ رکھوں گا۔ اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ زبان سے بولنا مراد نہیں۔ (۹ ذی قعدہ ۳۹ھ)

شرفیه:

حدیث مذکورہ مرفوع صحیح نہیں ہے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کا اثر ہے مال الترمی والنسائی الی وقفہ، بلوغ المرام ہال ابن خزیمہ ابن حبان دار قطنی نے اسے مرفوع کہا ہے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی) (فتاویٰ ثنائیہ جلد، ص ۴۹۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 06 ص 103

محدث فتویٰ